بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیام کے بعد رکوع چھوڑ کر سجدے میں چلا جائے تو اب کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص نماز میں قراءت کے بعد بھول کر ڈائریکٹ سجدے میں چلا جائے اور سجدے میں اسے یاد آجائے کہ رکوع نہیں کیا تھا، تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے، کیا رکوع کے لئے لوٹنا لازم ہے؟ اگر لازم ہے، تو اب ایک ہی سجدہ کافی ہو گا یا دونوں سجدے دوبارہ کرنے ہوں گے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اس شخص پر لازم ہے کہ وہ واپس لوٹ کر رکوع، پھر قومہ کے بعد دوبارہ دونوں سجدے کرے اور نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرے، یوں اس کی نماز درست ہو جائے گی، البتہ اگر واپس لوٹ کر رکوع نہ کیا، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر رکوع تو کر لیا لیکن بعد میں صرف ایک سجدہ کیا یا دونوں سجدے نہ کئے، تو اب بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ رکوع اور سجدے میں ترتیب فرض ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی صحت پہلے کی درست ادائیگی پر موقوف ہے، لہذا جب بھول کر رکوع کرنے کی بجائے سجدہ کر لیا، تو وہ سجدہ شمار نہیں ہو گا، اسی وجہ سے بعدِ رکوع دوبارہ دونوں سجدوں کو ادا کرنا ضروری ہے۔

فرض کا اعادہ ممکن ہو، تو اس کا اعادہ کیا جائے گا، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

”الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب ففي الأول أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلا فسدت صلاته“

ترجمہ: اس حوالے سے اصول یہ ہے کہ متروک (یعنی نماز میں کسی فعل کے ترک ہونے) کی تین قسمیں ہیں: (ترک کیا ہوا فعل یا تو) فرض (ہو گا) یا سنت یا واجب، پس متروک فرض ہو، تو قضاء کے ذریعے اس کا تدارک ممکن ہو، تو اس کی قضاء کی جائے گی اور اگر فرض کی قضاء نہ کی، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ج 1، ص 136، الناشر: مصر)

رکوع کے ساتھ دونوں سجدوں کا اعادہ کرنا بھی لازم ہے۔ چنانچہ البحر الرائق میں ہے:

”ولو تذكر ركوعا قضاه وقضى ما بعده من السجود“

ترجمہ: اگر اس کو رکوع یاد آجائے، تو رکوع کو بھی ادا کرے اور بعدِ رکوع سجود کو بھی ادا کرے۔ (البحر الرائق، جلد 1، صفحہ 115، الناشر: دار الکتاب الاِسلامی)

رکوع کی جگہ سجدہ ادا کرنے کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہو گا۔ چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

”إذا سجد في موضع الركوع۔۔۔أو قدم الركن أو أخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجود السهو“

ترجمہ: جب کوئی رکوع کی جگہ سجدہ ادا کرے یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کرے، تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو لازم ہو گا۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ج 1، ص 127، الناشر: مصر)

نورالایضاح اوراس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے:

"(و) يشترط لصحة الركوع والسجود (تقديم الركوع على السجود)"

ترجمہ: رکوع و سجود کی صحت کے لئے رکوع کا سجود پر مقدم ہونا شرط ہے۔

اس کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں صاحبِ جامع الفصولین علامہ ابن قاضی سماوَہ علیہ الرحمۃ کے حوالے سے منقول ہے:

"معنى فرضية الترتيب توقف صحة الثاني على وجود الأول حتى لو ركع بعد السجود لا يكون السجود معتدا به فيلزمه إعادته ومعنى وجوبه أن الاخلال به لا يفسد الصلاة إذا أعاده"

ترجمہ: ترتیب فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی صحت پہلے کے وجود پر موقوف ہے، حتی کہ اگر سجدے کے بعد رکوع کیا، تو اس سجدے کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ اس کا اعادہ لازم ہے اور ترتیب واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ (اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے) تو خلل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی، بشرطیکہ اس کا اعادہ کر لیا جائے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد1، صفحہ424، دار تحقیق الکتاب، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "قیام و رکوع و سجود و قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی، ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت، حصہ3، ص517، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: GUJ-0075

تاریخ اجراء: 03 جمادی الثانی 1447ھ 24 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net